قسط نمبر ۱۰

مُطَالعۃُ القرآن

از ۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ عبد العزیز علوی۔

اشکال امام ابن جریر نے ایک اشکال پیش کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے **الیوم اکملت لکم دینکم الایتہ** یہ آیت حجتہ الوداع کے سال جمعہ کے دن عرفہ میں نازل ہوئی اور اس آیت کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ اس کے نزول سے پہلے تمام فرائض اور احکام مکمل کر دیئے گئے۔ حالانکہ آیت ربا۔ آیت دین اور آیت کلالہ کا نزول اس آیت کے بعد ہوا ہے۔

حل: اس کا جواب اس طرح دیا ہے کہ دین کی تکمیل سے مقصود ان کو بلد الحرام مکہ پر قبضہ دینا اور مشرکین کو وہاں سے جلا وطن کرنا ہے۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے یہ ممکن ہوا کہ وہ مشرکین کے ساتھ خلط ملط ہوئے بغیر تنہا حج کر سکیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ پہلے مشرک اور مسلمان سب ایک ساتھ مل کر حج کیا کرتے تھے پھر جس وقت سورۃ براۃ کا نزول ہوا۔ اس وقت مشرکین کو بیت الحرام سے بالکل نکال دیا گیا اور مسلمانوں نے اس طرح ہر حج کے ارکان ادا کئے کہ بیت الحرام میں کوئی مشرک ان کے ساتھ شریک نہ تھا اور یہ بات نعمت کو مکمل بنانے والی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا واتممت علیکم نعمتی (الاتقان)

سب سے پہلے نازل ہونے والی اور سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیات و سور کی معرفت کے فوائد۔

(1)......... ان فوائد میں سے سب سے پہلے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے قرآن کی حفاظت و صیانت اور اس کے ضبط و حفظ کو کس قدر اہمیت دی اور اس کا کس قدر اہتمام و التزام کیا۔ انہوں نے قرآن مجید

کی ایک ایک آیت کو یاد کیا اور اس کے بارے میں یہ علم بھی حاصل کیا کہ کونسی آیت کب اور کہاں نازل ہوئی۔ کونسی آیت پہلے نازل ہوئی اور کونسی بعد میں۔ اس سے قرآن مجید کی حفاظت و صیانت پر انسان کے اعتماد و وثوق میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کو یقین خاص ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید ہر قسم کے تبدل و تغیر اور تحریف و ترمیم سے محفوظ ہے۔

(2)......... ایک موضوع کے بارے میں آنے والی مختلف آیات میں اگر باہمی تغایر و اختلاف ہو تو پہلے نازل ہونے والی اور بعد میں نازل ہونے والی کی معرفت سے ناسخ اور منسوخ میں امتیاز اور تعین آسان ہو جاتا ہے۔

(3)......... اس سے اسلامی شریعت کی تاریخ اور تدریج کا علم حاصل ہوتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اسلامی قوانین و احکام کی تشکیل و تکمیل میں انسانی نفسیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے تدریجا انسان کو بلندی و رفعت کی طرف لے جایا گیا ہے اور دین میں سہولت و آسانی کو اہمیت دی گئی ہے اور تشریع یا قانون سازی میں رفق و نرمی کو اپنایا گیا ہے۔ تدریج و تفسیر کو سمجھنے کے لئے ان آیات پر غور فرمایئے جو کھانے' پینے اور دفاع و جنگ کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہیں۔

اطعمہ (کھانے) کے بارے میں سب سے پہلے مکہ میں سورۃ انعام کی یہ آیت نازل ہوئی۔

قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ او دما مسفوحا اولحم خنزیر فانہ رجس او فسقا اھل لغیر اللہ بہ فمن اضطر غیر باغ و لا عاد فان ربک غفور الرحیم انعام (ایت نمبر ۱۴۵)

آپ کہہ دیجئے مجھ پر جو وحی آئی ہے اس میں تو میں کھانے والے پر جو وہ کھائے کوئی چیز حرام نہیں پاتا اور یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت

کیونکہ وہ بالکل پلید ہے یا اس میں نافرمانی ہو یعنی غیر اللہ کے لئے نامزد ہو لیکن اگر کوئی لاچار و مجبور ہو طالب لذت نہ ہو نہ حد سے تجاوز کرے تو بیشک آپ کا رب بڑا مغفرت والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس کے بعد سورۃ نحل کی آیت اتری۔

فکلوا مما رزقکم اللہ حلا لا طیبا و اشکروا نعمتہ اللہ ان کنتم ایاہ تعبدون' انما حرم علیکم المیتتہ والدم و لحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ فمن اضطر غیر باغ ولا عادفان اللہ غفور رحیم (ایت نمبر ۱۱۴-۱۱۵ پ ۱۴)

سو جو چیزیں تمہیں اللہ نے جائز اور ستھری دے رکھی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم واقعی اس کی اطاعت و بندگی کرتے ہو۔ اس نے تو تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز کو غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو حرام ٹھہرایا ہے لیکن جو کوئی بیقرار ہو جائے نہ یہ کہ طالب لذت ہو اور نہ یہ کہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو بیشک اللہ مغفرت والا۔ رحمت والا ہے۔

اس کے بعد سورۃ بقرۃ کی یہ آیت اتری۔

انما حرم علیکم المیتتہ والدم و لحم الخنزیر و ما اھل بہ لغیر اللہ فمن اضطر غیر باغ ولا عادفلا اثم علیہ ان اللہ غفور رحیم (ایت نمبر ۱۷۳ پ ۲)

اس نے تو تم پر بس مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جو جانور غیر اللہ کے لئے نامزد کیا گیا ہو حرام کیا ہے لیکن جو شخص مضطر و مجبور ہو جائے اور نہ بے حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد سے نکلنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں بے شک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحمت والا ہے۔

سب سے آخر میں سورۃ مائدۃ کی یہ آیت

حرمت علیکم المیتتہ والدم ولحم الخنزیر و ما اھل لغیر اللہ بہ و المنخنقتہ والموقوذۃ و المتردیتہ والنطیحتہ و ما اکل السبع الاما ذکیتم و ماذبح علی النصب و ان تستقسموا بالازلام ذلکم فسق الیوم یئس الذین کفرو امن دینکم فلا تخشو ھم و اخشون الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا فمن اضطر فی مخمصتہ غیر متجانف لاثم فان اللہ غفور الرحیم (پ ۶ ایت نمبر ۳)

تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور حرام کیا گیا جو غیر اللہ کے لئے نامزد کیا گیا ہو اور وہ جو گلا گھٹنے سے مرا ہو' جو چوٹ سے مرا ہو' جو اوپر سے گر کر مرا ہو' جو سینگ لگ کر مرا ہو۔ جس کو کسی درندے نے کھایا ہو بجز اس کے کہ جس کو تم نے ذبح کرلیا ہو اور وہ جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تقسیم کرو تیروں کے ذریعے یہ سب باتیں فسق و نافرمانی ہیں۔ اب یہ کافر تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے ہیں تم ان سے نہ ڈرو' مجھی سے ڈرو' اب میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کرلیا۔ پس جو بھوک میں مضطر ہو کر۔ بغیر گناہ کی طرف مائل ہوئے۔ کوئی حرام چیز کھالے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

شراب کے بارے میں نازل ہونے والی آیات:۔

سب سے پہلے سورۃ بقرۃ کی آیت اتری۔

یساءلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما (پ ۲ ایت نمبر ۲۱۹) •

آپ سے پوچھتے ہیں۔ شراب پینا اور جواء کھیلنا کیسا ہے۔ تو کہہ دیجئے ان دونوں چیزوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ فوائد ہیں۔ مگران کا گناہ ان کے نفع سے بڑھ کر ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اس آیت کے نزول پر خیال و گمان پیدا ہوا شراب حرام ہے۔ پھر حضور اکرم سے عرض کیا گیا **دعنا ننتفع بھا کما قال الل ہ** حضور ہمیں اس سے فائدہ اٹھانے دیجئے' جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے۔ تو حضور نے خاموشی اختیار فرمائی۔

اس کے بعد سورۃ نساء کی یہ آیت اتری۔

یایھا الذین امنو لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون (پ ۵ ایت نمبر ۴۳)

اے ایمان والو۔ نشے کی حالت میں نماز کے پاس نہ جایا کرو یہاں تک کہ جو کچھ تم زبان سے کہتے ہو اس کو سمجھنے لگو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ اس آیت کے نزول سے بھی شراب کی حرمت کا تصور پیدا ہوا پھر آپ سے عرض کیا گیا۔ نماز کے قریب یہ شراب نہیں پئیں گے۔ آپ نے خاموشی اختیار کی۔ اس کے بعد سورۃ مائدہ کی آیت نازل ہوئی۔

یا یھا الذین امنوا انما الخمرو المیسر و الانصاب والا زلام رجس من عمل الشیطان فلجتنبوہ لعلکم تفلحون ○ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر و المیسرو و یصد کم عن ذکر اللہ و عن الصلاۃ فھل انتم منتھون (ایت نمبر ۹۰-۹۱ پ ۷)

اے ایمان والو۔ شراب' جواء' تھان اور پانسے کے تیر بالکل نجس شیطانی کاموں

میں سے ہیں تم ان سے بچا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ' شیطان تو بس یہ چاہتا ہے کہ تمہیں شراب اور جوئے میں لگا کر تمہارے درمیان دشمنی اور کینہ ڈالے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو بتاؤ کیا اب تم ان سے باز آتے ہو۔

دفاع اور جہاد کے بارے میں اترنے والی آیات:۔

اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں کو اپنے دفاع کے لئے ہتھیار اٹھانے کی اجازت نہ تھی۔ بلکہ عفو و درگزر کی تلقین کی گئی تھی۔ سورۃ بقرہ میں ہے۔

ود کثیر من اھل الکتاب لو یر دونکم من بعد ایمانکم کفار حسدا من عند انفسھم من بعد ماتبین لھم الحق فاعفوا و اصفحوا حتی یاتی اللہ بامرہ ان اللہ علی کل شئی قدیر (یت نمبر ۱۰۹ پ ۱)

اہل کتاب میں سے بہت سے لوگ دل میں حسد رکھ کر یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے بعد پھر تم کو کافر بنا دیں۔ حالانکہ حق بات ان پر کھل چکی ہے پس معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے بلا شبہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

پھر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد دفاعی جنگ کی اجازت دی گئی اور اس سلسلہ کی پہلی آیات سورۃ حج کی ہے۔

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا' و ان اللہ علی نصرھم لقدیر' الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولو اربنا اللہ' و لو لا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا و لینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ لقوی عزیز (ایت نمبر ۳۹ پ ۱۷)

جن سے جنگ کی جائے ان کو جنگ کرنے کی اجازت دی گئی بوجہ اس کے کہ ان پر ظلم ہوا اور بے شک اللہ ان کی مدد پر پوری طرح قادر ہے۔ جو مظلوم اپنے گھروں سے بے قصور محض اس جرم پر نکالے گئے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کرتا رہتا تو تمام خانقاہیں' گرجے' کنیسے اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے ڈھائے جا چکے ہوتے اور بے شک اللہ ان کی مدد فرمائے گا جو اس کی مدد کو اٹھیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ قوی اور غالب ہے۔

اس کے بعد سورۃ بقرہ کی یہ آیت اتری۔

یسئلونک عن الشھر الحرام قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر و صد عن سبیل اللہ و کفر بہ والمسجد الحرام و اخراج اھلہ منہ اکبر عنداللہ والفتنتہ اکبر من القتل' ولا یزالون یقاتلونکم حتی یرو دکم عن دینکم ان استطاعوا و من یر تدد منکم عن دینہ فیمت وھو کا فرفا اولئک حبطت اعمالھم فی الدنیا و الاخرۃ و اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون (ایت نمبر ۲۱۷ پ ۲)

وہ تم سے شہر حرام میں جنگ کے بارے میں پوچھتے ہیں' کہہ دو اس میں جنگ بڑی سنگین بات ہے۔ لیکن اللہ کے راستہ سے روکنا۔ اس کا کفرو انکار کرنا۔ مسجد حرام سے روکنا اور اس کے لوگوں کو اس سے نکالنا اور اللہ کے نزدیک اس جنگ سے بھی زیادہ سنگین ہے اور جبرو ظلم کے ذریعہ سے لوگوں کو دین سے پھیرنا قتل سے بھی بڑا گناہ ہے اور یہ لوگ تم سے برابر جنگ کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ تم کو تمہارے دین سے پھیردیں اگر وہ پھیر سکیں اور تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے گا اور حالت کفر میں مرے گا تو یہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور یہی لوگ دوزخ میں پڑنے والے ہیں۔

اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اس کے بعد وقتاً فوقتاً جنگ کی ترغیب و تحریض کے لئے آیات اترتی رہیں۔ حتیٰ کہ سورۃ براۃ جو مدینہ کے آخری دور میں اترنے والی ہے اس میں یہ آیات اتریں

و قاتلوا المشرکین کافتہ کما یقاتلونکم کافتہ و اعلموا ان اللہ مع المتقین

(یت نمبر ۳۶ پ ۱۰)

اور مشرکوں سے جنگ کرو من حیث الجماعت جس طرح وہ تم سے جنگ کرتے ہیں۔ من حیث الجماعت اور جان رکھو کہ اللہ خدا ترسوں کے ساتھ ہے۔

یا ایھا الذین امنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل الل ہ اثا قلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ فما متاع الحیوۃ الدنیا من الاخرۃ الاقلیل ○ الا تنفروا یعذ بکم عذابا" الیما" ویستبدل قوما غیر کم ولا تضروہ شیاء واللہ علی کل شئی قدیر" (ایت ۳۸-۳۹ پ ۱۰)

اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین پر ڈھٹے پڑتے ہو کیا تم آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی پر قانع ہو بیٹھے ہو؟ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی تو نہایت ہی حقیر ہے۔ اگر تم نہ اٹھو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ دوسری قوم لائے گا اور تم اس کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے اور اللہ ہر بات پر قادر ہے۔

اور فرمایا: انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم و انفسکم فی سبیل اللہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ○

اٹھو معمولی سامان کے ساتھ بھی اور بھاری سامان کے ساتھ بھی اور اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔